جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

کشمیرِ جنّت نظیر کے نام

عروسِ بہاراں، نگارِ جہاں
تری مانگ میں گا رہا ہے بہاگ
دمکتا لہو، سُرخ رو ہے سہاگ
ترے زخم ناموسِ آزادگاں
گلِ دست تیرا نۂ سنگ ہے
رگِ سنگ بھی ارغواں رنگ ہے
دل و صبر میں لاکھ فرسنگ ہے
کہ جنّت میں تیری در آیا ہے ناگ
گئے بیچ کر تجھ کو بردہ فروش
وہ ماتھے کا چندن، دہن کا گلاب
وہ عارض کے لالے، وہ گیسو سحاب
وہ نینوں کے کومل کنول ادھ کھلے
ترے دودھیا ہاتھ کی موتیا
کہ جس سے تصوّر ہے مہکا ہوا

ہوئے سب کے سودے بلا شرطِ ہوش
دلائے یہ کن خدمتوں نے صلے ؟
کسے تخت کس کو خزانے ملے ؟
خدایا ! خدایا ! جگے کس کے بھاگ
ستم گر، ستم جاودانی نہیں
نہ جو ختم ہو، وہ کہانی نہیں
سُلگنے لگی پھر چناروں کی آگ
اُبلنے لگے آبشاروں کے راگ
اُمنگیں رواں، کارواں، کارواں
لیے ساتھ زخموں کے عُریاں علَم
نشاط آشنا خوں چکاں انگلیاں
سرکنے لگا رہ سے سنگِ گراں
سفر مست راہی کو منزل عزیز
جو مشکل پڑے رہ میں، مشکل عزیز
یہ بے آسرا پاؤں رُکتے نہیں
یہ سر کٹ تو سکتے ہیں جُھکتے نہیں
پہ کب تک نہتّے لہو سے یہ پھاگ
ضمیرِ جہاں ! جاگ، جاگ، اب تو جاگ